© rasailojaraid.com

جیت کس کی........ ہار کس کی؟

عبدالرشید ارشد

جیت اور ہار کے پیمانے بھی ہر کسی کے اپنے ہیں کہ کوئی جیت کر بھی ہارتا ہے جبکہ کبھی بظاہر ہارنے والا جیتتا ہے۔ افغانستان کی جنگ میں کون جیتا اور کون ہارا، اس کا فیصلہ کیسے ہو؟ امریکہ اور اس کے حواری دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم جیتے کیونکہ ہم نے کابل فتح کر کے شہری آبادی سے بدلہ چکالیا ہے۔ امریکی بمباری سے بچ جانے والے ہماری گولیوں سے نہیں بچ سکے جس پر چہار سو بے گور وکفن بکھری لاشیں گواہ ہیں۔ خواتین کے سروں سے برقعے کھینچ کر، مردوں کی داڑھیاں منڈوا کر ہم نے انہیں طالبان کے ظلم سے آزاد کرالیا ہے۔ جیت کی خوشی میں موسیقی بحال ہوگئی اور خواتین کو گھروں سے نکال لیا گیا ہے۔

ہارنے والا فریق کہتا ہے کہ ہار اور جیت اصولوں کی ہوتی ہے۔ میدان جنگ سے جنگی حکمت عملی کے تحت آگے پیچھے ہونے کا نام ہار نہیں ہے۔ ہمارا ''اصولی موقف'' مسلمان حکمرانوں جیسا نہیں ہے۔ ہمارا اصولی موقف قرآن وسنت کے مطابق تھا، ہے اور ان شاءاللہ رہے گا۔ اس اصولی موقف کی تشریح طالبان یوں کرتے ہیں کہ گھر آئے مہمان یا گھر میں پناہ لینے والے کو دشمن کے حوالے نہ کرنا اخلاقاً درست ہے نہ قانوناً، نہ ہی یہ بات اسلامی غیرت وحمیت سے میل رکھتی ہے دوسرے یہ کہ جب تک مسلمہ شواہد نہ ہوں ایسے شخص یا اشخاص کو مبینہ ملزم یا ملزمان کو کسی تیسرے فریق کے سپرد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

مگر ٹھہریئے! لمحہ بھر کیلئے سوچیئے! اور فیصلہ کیجیے کہ طالبان اور ''بش اینڈ کمپنی'' کے مابین یہ واقعی جنگ تھی۔ عقل سلیم سے پوچھیئے تو سیدھا سا جواب ملتا ہے کہ یہ جنگ نہیں تھی بلکہ نہتے خود ساختہ ''دشمن'' کے خلاف ننگی جارحیت اور تاریخ کی بدترین دہشت گردی ہے۔ تاریخ کی بدترین اس لئے کہ ایک جانب ۹۰ فیصد ملک پر قابض پرامن حکومت اور مدمقابلہ مسلمہ عالمی دہشت گردوں (بش اور بلیئر) کے ساتھ عام غیر مسلم اور مسلم حکمران ہیں۔ اور نہتے کمزور ملک کا گناہ یہ ہے کہ وہ بدمعاش سے دلیل کے ساتھ بات کرنے کو کہتا ہے جبکہ بدمعاش کی لغت میں دلیل ہے ہی نہیں۔

دہشت گرد اگر کسی غریب پر پل پڑے اور ہر طرح کے ضابطہ اخلاق اور قانون کی دھجیاں بکھیرنے پر بضد ہو اور کمزور حکمت عملی کے تحت اس کے سامنے سے ہٹ جائے تو یہ نہ دہشت گردی کی جیت کہلاتی ہے اور نہ ہی غریب کی ہار، بلکہ ضمیر زندہ ہو تو دیکھنے والی ایسے متکبر پر، اس کے حواریوں پر لعن طعن کرتے نظر آتے ہیں کہ اس نے ظلم کیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ آج قوموں کی برادری میں ظالم متکبر کو ظلم کے رویہ سے روکنے والا کوئی نہیں اٹھا، اس کے بندہ بننے پر بھی خوش ہو رہے ہیں، آگے بڑھ بڑھ کر متکبر کو اپنی حمایت کا یقین دلا رہے ہیں، اس کا حوصلہ بڑھا رہے ہیں۔

(بقیہ صفحہ نمبر ۳۶ پر ملاحظہ فرمائیں)

© rasailojaraid.com